عرب جمہوریہ مصر ۲۵ ذی القعدہ ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف ۲۴ جون ۲۰۲۲ء

نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے اخلاق

بے شک پیارے حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم تمام انسانیت کے لیے بہترین نمونہ ہیں، آپ تخلیق اور اخلاق کے لحاظ سے تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور ان سب سے زیادہ مخلص اور دل کے صاف تھے اور معاملات میں ان سب سے زیادہ کشادہ دل تھے، آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی زندگی قرآنی اخلاق واقدار کی حقیقی ترجمان تھی جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: سارا قرآن آپ کا اخلاق تھا۔

ہمارے پیارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ میں غور و فکر کرنے والا یہ جان لے گا کہ آپ نبی رحمت ہیں اور رحم کرنے والوں کے سردار اور ان کے امام ہیں، اللہ عزوجل نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: " وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ " اور بے شک ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے سراپا رحمت بنا کر بھیجا ہے۔[انبیاء:۱۰۷]، اور ارشاد فرمایا: " فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ " پس (صرف) اللہ کی رحمت سے آپ ان کے لئے نرم ہو گئے ہیں۔[آل عمران:۱۵۹]، اور بے شک آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی رحمت جن و انسان، شجر و حجر، حیوانات و نباتات سب کو اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے تھی، پس جب آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے چڑیا جیسے چھوٹے پرندے کو دیکھا جس کے بچے کو اس سے جدا کر دیا گیا تھا تو آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اس چڑیا کا بچہ لے کر کس نے اسے بے قرار کیا ہے؟ اس کے بچے کو اسے واپس کرو۔

اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی رحمت صرف انسانوں اور حیوانوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ نباتات بھی اس کا حصہ تھے، پس نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فرمایا کرتے تھے: میں مکہ میں اس پتھر کو اچھی طرح پہچانتا ہوں جو بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا بلاشبہ میں اب بھی اس پتھر کو پہچانتا ہوں، اور آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم فرماتے تھے: احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔

اور سب سے اہم اخلاق جس سے ہمارے نبی ﷺ پہچانے جاتے تھے وہ سچائی اور امانت داری ہیں، آپ بعثت سے پہلے اور بعد میں بھی ان صفات سے متصف تھے، آپ کی قوم آپ کو صادق وامین کے لقب سے پکارتی تھی اور وہ آپ سے کہا کرتے تھے کہ: (**ہم نے آپ کو کبھی جھوٹا نہیں پایا**)، اور جب آپ پر وحی کے نزول کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کے دل کو اطمینان دینا چاہا تو ان الفاظ کے ساتھ وہ آپ سے مخاطب ہوئیں کہ: اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا؛ آپ تو صلہ رحمی کرنے والے ہیں، سچی بات کہنے والے ہیں، ناداروں کا بوجھ اٹھانے والے ہیں، مہمان نوازی کرنے والے ہیں، اور حق کی وجہ سے پیش آنے والی مصیبتوں میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔

اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ کو سچائی کی صفت کے ساتھ متصف فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا: "وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُوْلَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُون" اور وہ ہستی جو اس سچ کو لے کر آئی اور جنھوں نے اس سچائی کی تصدیق کی یہی لوگ پرہیز گار ہیں۔[زمر:۳۳]، اور ارشاد فرمایا: "بَلْ جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِين" وہ تو دین حق لے کر آئے ہیں اور سارے رسولوں کی تصدیق کرتے ہیں۔[صافات:۳۷]، اور نبی کریم ﷺ اپنے بارے میں خود فرمایا کرتے تھے: اور میں حق کے سوا کچھ نہیں کہتا۔

امانت داری پیارے حبیب ﷺ کے اخلاق کریمہ میں سے ایک عظیم خلق ہے اور پیغام الہی کی ذمہ داری سب امانتوں میں سے عظیم امانت ہے جسے آپ ﷺ نے اٹھایا اور اسے ویسے ہی لوگوں تک پہنچایا جیسے پہنچانے کا حق تھا، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس کا امانت دار ہوں جو آسمانوں پر ہے، اسی طرح آپ ﷺ اپنی قوم میں بھی امین کے لقب سے پہچانے جاتے تھے، یہاں تک کہ وہ جب بھی آپ کو دیکھتے تو کہنے لگتے کہ: **آپ امین ہیں**۔

آپ ﷺ لوگوں میں سے سب سے زیادہ عہد کی پاسداری کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ معاہدوں کو پورا کرنے والے تھے اور سب سے زیادہ امانتیں لوٹانے والے تھے، اسی لیے آپ نے ہجرت کی رات حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کو مکہ مکرمہ میں ہی رکنے کا حکم فرمایا تاکہ وہ امانتیں ان کے حقداروں تک پہنچا دیں حالانکہ وہ امانتیں ان لوگوں کی تھیں جنھوں نے آپ کو تکلیف پہنچائی، آپ کو اپنے وطن سے نکالا، آپ کے قتل کی سازش کی لیکن نبی کریم ﷺ نے برائی کا بدلہ برائی سے نہیں بلکہ اچھائی سے دیا۔

برادرانِ اسلام!

بے شک ہمارے نبی کریم ﷺ جیسے رحمت، سچائی، اور امانت داری میں بہترین نمونہ ہیں اسی طرح آپ ﷺ وفاداری اور باقی تمام اخلاق میں بھی بہترین نمونہ ہیں جیسا کہ آپ ﷺ اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہت زیادہ وفادار تھے کہ جب آپ جانور ذبح فرماتے تو حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا سے وفا کرتے ہوئے ان کی وفات کے بعد ان کی سہیلیوں کو اس جانور کا گوشت ہدیہ کرتے، اور آپ کے پاس حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں میں سے ایک بوڑھی عورت آتی تو آپ اس سے ملتے اس سے اچھا سلوک فرماتے پھر آپ فرماتے تھے: یہ ہمارے پاس خدیجہ کے ہوتے ہوئے آیا کرتی تھی، اور بے شک عہد کی پاسداری ایمان کا حصہ ہے۔

اور آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ بھی سب سے زیادہ وفادار تھے جیسا کہ آپ اپنے دوست حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ: بے شک اپنی صحبت اور مال کے ذریعے سب سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والے ابو بکر ہیں، اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میں نے کہا: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں، تو تم سب نے کہا: آپ جھوٹ بول رہے ہیں، جبکہ ابو بکر نے کہا: آپ سچے ہیں۔

اور حبیب اکرم ﷺ کی وفا یہیں تک محدود نہ تھی بلکہ آپ کی وفا غیر مسلموں کو بھی اپنے دامن میں لیے ہوئے تھی، نبی کریم ﷺ نے مطعم بن عدی کے اس احسان کو ہمیشہ یاد رکھا کہ جب آپ کی طائف سے واپسی پر اس نے آپ کو اپنی پناہ میں لے لیا تھا اور اس کے کفر کی حالت میں مر جانے کے بعد بھی آپ اس کا یہ احسان نہیں بھولے اور بدر کے دن آپ ﷺ نے فرمایا: اگر آج مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور وہ مجھ سے ان قیدیوں کے حق میں سفارش کرتا تو میں نے انہیں چھوڑ دیا ہوتا۔

ہمیں ہمارے نبی کریم ﷺ کے اخلاق میں خود کو ڈھال لینے کی ضرورت ہے یہاں تک کہ ہم محبت و سلامتی کا پیغام پوری دنیا تک پہنچا سکیں۔

اے اللہ! ہمارے ملک مصر اور دنیا کے تمام ملکوں کی حفاظت فرما!!